کرے گی اسے دوگنا عذاب دیا جائے گا اور یہ بات اللہ کے لیے معمولی ہے۔ البتہ تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں بردار رہے گی اور نیک کام کرے گی ہم اسے ثواب بھی دگنا دیں گے اور ہم نے اس کے لیے بہترین رزق تیار کر رکھا ہے۔اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔اگر تم متقی ہو تو (نامحرم لوگوں سے باتیں کرتے وقت) نرم آواز سے بات نہ کرو ورنہ بیمار دل والا طمع کرنے لگے گا۔البتہ بات اچھی کرو اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور گزشتہ جاہلیت کی طرح اظہار زینت نہ کرو اور نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔اے نبی کے گھر والو! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی نامناسب چیز دور کر دے اور تم کو اچھی طرح پاک صاف کر دے اور جو قرآنی آیات اور حکمتیں تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں ان کی طرف دھیان رکھا کرو۔ بلاشبہ اللہ بہت باریک بین اور خبردار ہیں۔''

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝﴾ (الأحزاب: ٣٣)

''اے نبی کے گھر والو! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی نامناسب چیز دور کر دے اور تم کو اچھی طرح پاک صاف کر دے۔''

اہل بیت کی فضیلت پر بخوبی دلالت کر رہا ہے اور اہل بیت سے مراد آپ کے وہی رشتہ دار ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔ان میں آپ کی ازواج مطہرات اور اولاد خصوصی طور پر شامل ہیں۔جیسا کہ پیچھے ذکر ہو چکا ہے۔

نیز یہ آیات ازواجِ مطہرات کے کچھ دوسرے فضائل بھی ظاہر کرتی ہیں۔مثلاً جب ان کو دنیا کی زیب و زینت اور اللہ و رسول اور آخرت میں سے ایک کو پسند کے لیے کہا گیا تو

انہوں نے بیک زبان اللہ و رسول اور آخرت کو پسند کیا اور پھر کبھی رسول اللہ ﷺ سے دنیا کی کوئی چیز نہیں مانگی اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔

ازواج مطہرات کی فضیلت پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی بخوبی دلالت کرتا ہے:

﴿وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾ (الاحزاب: ۳۳/ ۶)

''نبی کی بیویاں امت کی مائیں ہیں۔''

اس آیت کی رُو سے انہیں تمام مومنوں کی مائیں قرار دیا گیا ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿قُلْ لَّاۤ اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ (الشوری:۴۲/ ۲۳)

''اے نبی کہہ دیجیے! میں تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا علاوہ اس کے کہ تم رشتہ داری کا لحاظ رکھو۔''

اس سے اہل بیت مراد نہیں، بلکہ اس سے قریش کے قبائل میں آپ کی رشتہ داری مراد ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن بشار نے، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے حدیث بیان کی محمد بن جعفر نے، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا عبدالملک بن میسرہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ کا مطلب پوچھا گیا: ان کے جواب دینے سے قبل سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اس سے محمد ﷺ کے اہل بیت مراد ہیں۔'' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((عَجِلْتَ، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ، فَقَالَ: إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ))

''تم نے جلد بازی سے کام لیا، اس آیت کا مطلب یہ نہیں، اصل بات یہ ہے کہ قریش کا کوئی قبیلہ ایسا نہیں تھا جس سے نبی ﷺ کی رشتہ داری نہ ہو۔ مقصود یہ